© rasailojaraid.com

آپؐ کا دنیائے انسانیت کے نام آخری پیغام

حافظ محمد ثانی

اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد آ پہنچی، مکہ فتح ہو گیا، لوگ فوج در فوج دین اسلام میں داخل ہو چکے۔ کفر اور شرک کی بیخ کنی ہو چکی، وفود اور قبائل دور دراز سے آ کر کفر و شرک سے تائب اور توحید و رسالت کا صدق دل سے اقرار کر چکے، فرائض نبوت ادا ہو چکے، احکام اسلام کی تعلیم قولاً اور عملاً مکمل ہو گئی، ۹ھ میں خلیفہ اوّل سیدنا صدیق اکبرؓ کو امیر الحج کی حیثیت سے بھیج کر خانہ کعبہ کو مراسم جاہلیت سے بالکل پاک کر دیا گیا۔(۲)

اب وقت آ گیا کہ خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حج کے فرائض کو خود عملی طور پر انجام دیں تا کہ اُمت کو ہمیشہ کے لئے معلوم ہو جائے کہ حج کس شان سے ہونا چاہئے اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام کا کیا طریقہ تھا۔ مناسک حج میں اوّل سے آخر تک توحید و تفرید تھا اور کلمات شرکیہ اور رسوم جاہلیت سے بالکلیہ پاک اور منزہ تھا۔(۱)

حجتہ الوداع کی وجہ تسمیہ

''حجتہ الوداع'' کے تاریخی موقعہ پر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے چونکہ تکمیل دین کے اعلان کے ساتھ ہی صحابہ کرامؓ اور شرکاء حجتہ الوداع کو ''الوداع'' کہی لہٰذا یہ حج ''حجتہ الوداع'' کے نام سے موسوم کیا گیا۔

''اوجز السیر'' کے مطابق یہ نام متعدد احادیث میں وارد ہوا ہے۔''وَداع'' واو کے فتحہ (زبر) کے ساتھ ہے اور اس کو کسرہ (زیر) کے ساتھ بھی پڑھا جاتا ہے۔

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ اور حاضرین کو اس حج میں رخصت فرمایا چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعہ یہ معلوم ہو چکا تھا کہ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے کسی اور موقعہ کا اتفاق نہیں ہوگا نہ اس جیسا عظیم الشان اجتماع میسر ہوگا۔ ''اذا جاء نصر اللہ'' کی آیات کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نزول سے حقیقت تکمیل دین اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیائے فانی سے رحلت کی طرف اشارہ تھا۔ علامہ عینی کی رائے کے مطابق اس کو حجۃ الوداع'' اس بناء پر کہا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں صحابہ کرامؓ کو رخصت فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ شاید اس سال کے بعد تم سے نہیں مل سکوں گا۔ (۳)

خاتم الانبیاءؐ حجوں کی تعداد

ہجرت سے قبل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد حج فرمائے، ''جامع ترمذی'' میں حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے قبل دو حج ادا فرمائے۔ ابن اثیر ''نہایہ'' میں فرماتے ہیں کہ ہجرت سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال حج کیا کرتے تھے۔ ابن جوزی کہتے ہیں کہ اس امر کا صحیح علم نہیں ہو سکا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے حج کیے، بہرحال یہ سب کے نزدیک مسلم ہے کہ ہجرت کے بعد ایک حج کیا۔ (۴)

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری حج اور خطبۂ حجۃ الوداع ایک نظر میں

''حجۃ الوداع'' کی ادائیگی کے لئے ارادۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	ذوالقعدہ ۱۰ھ، فروری ۶۳۲ء،
خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ''حجۃ الوادع'' اور سفر حج کے لئے خصوصی ہدایات و خطبہ جمعہ	بروز جمعہ ۲۴ ذوالقعدہ ۱۰ھ، ۲۱ فروری ۶۳۲ء،
حجۃ الوداع کے لئے مدینہ طیبہ سے روانگی،	بروز ہفتہ، ۲۵ ذوالقعدہ ۱۰ھ، بعد نماز ظہر، ۲۲ فروری ۶۳۲ء،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مقام ذوالحلیفہ میں نماز عصر کی ادائے گی۔	// //
''ذوالحلیفہ''، قیام کی پہلی منزل،	۲۵ ذوالقعدہ عصر تا ظہر ۲۶ ذوالقعدہ ۱۰ھ، ۲۲، تا ۲۳ فروری ۶۳۲ء،
''حجۃ الوداع'' کے لئے احرام اور مکہ معظمہ روانگی،	۲۶ ذوالقعدہ ۱۰ھ بعد نماز ظہر، ۲۳ فروری ۶۳۲ء،
مکہ معظمہ میں داخلہ،	۴ ذی الحجہ ۱۰ھ یک شنبہ بوقت صبح، یکم مارچ ۶۳۲ء،
زیارت کعبہ، طواف، حجر اسود کا بوسہ،	یک شنبہ بوقت صبح، یکم مارچ ۶۳۲ء،
''منیٰ'' میں قیام،	// //
میدان عرفات میں تاریخی ''خطبہ حجۃ الوداع''	۹ ذی الحجہ ۱۰ھ بروز جمعہ، ۶ مارچ ۶۳۲ء،
قرآن کریم کی آخری آیت ''الیوم اکملتُ لکم دینکُم'' کا نزول	// //(دوران خطبۂ حجۃ الوداع)
ظہر و عصر کی نمازوں کی بیک وقت (جمع تقدیم) ادائے گی،	// //(بوقت ظہر)
مزدلفہ روانگی،	// //(بوقت غروب آفتاب)
مغرب و عشاء کی بیک وقت (جمع تاخیر) ادائے گی،	// //(بوقت عشاء، بمقام مزدلفہ)
وقوف مزدلفہ اور دوسرا عظیم الشان خطبہ،	// //(یوم النحر بوقت صبح)
بعد از فراغت خطبہ، مزدلفہ سے منیٰ روانگی اور جمرۂ عقبیٰ کی رمی کی ادائے گی،	// //
رمی سے فراغت کے بعد ''منیٰ'' میں تیسرا عظیم الشان خطبہ،	// //
رمی جمرہ اور خطبہ کی ادائیگی کی بعد ۶۳ اونٹوں کی دست مبارک سے قربانی،	// //

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قربانی سے فراغت کے بعد سر مبارک کا حلق اور احرام کھول دیا گیا،	″ ″
حالتِ احرام سے باہر آنے کے بعد (یوم النحر) رسالت مآب ﷺ کی طواف زیارت کی ادائے گی کے لئے مکہ معظمہ روانگی،	″ ″
طواف رکن کی ادائے گی،	″ ″ (بوقت ظہر)
چاہِ زمزم پر تشریف آوری اور آب نوشی،	″ ″ (بوقت ظہر)
''منیٰ'' واپسی اور تین دن قیام،	۱۰ ذی الحجہ ۱۰ھ، تا ۱۳ ذی الحجہ ۱۰ھ، بروز اتوار، پیر، منگل، ۷ مارچ تا ۱۰ مارچ ۶۳۲ء،
''منیٰ'' سے مقام محصب تشریف آوری،	۱۳ ذی الحجہ ۱۰ھ، بروز منگل، ۱۰ مارچ ۶۳۲ء،
طوافِ وداع،	۱۴ ذی الحجہ ۱۰ھ، بروز بدھ، بوقت صبح صادق، ۱۱ مارچ ۶۳۲ء،
مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ روانگی	۱۴ ذی الحجہ ۱۰ھ، بعد از ادائیگی نماز فجر، ۱۱ مارچ ۶۳۲ء،
مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان مقام ''غدیر خم'' پر خطبہ غدیر خم در فضیلت سیدنا علی مرتضیٰ،	۱۴ ذی الحجہ ۱۰ھ، بعد از نماز ظہر، ۱۱ مارچ ۶۳۲ء،
مدینہ منورہ میں ورود مسعود،	اخیر ذی الحجہ ۱۰ھ، مارچ ۶۳۲ء،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آخری خطبہ میں ساری انسانیت کیلئے پیغامات

رحمت عالم، محسن انسانیت، خاتم الانبیاء، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے آخری حج (حجۃ الوداع) کے موقع پر، میدان عرفات میں ایک لاکھ تیس ہزار (۵) جانثاروں اور اپنے سچے جانشینوں (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے سامنے جو خطبہ ارشاد فرمایا وہ خطبۂ حجۃ الوداع کے نام سے موسوم ہے جسے اس کی اہمیت اور اہتمام شان کے باعث حجۃ الاسلام، حجۃ البلاغ، حجۃ التمام اور حجۃ الکمال کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ (۶)

اس خطبۂ عظیم کو مقاصد اسلام و شریعت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و تبلیغ کے سلسلے میں نہایت ممتاز مقام حاصل ہے، جو امت مسلمہ اور عالم انسانیت کے لئے ابد تک ایک مینارۂ نور، امن و سلامتی اور عدل و مساوات کے ابدی اصولوں پر مبنی ایک عظیم دستور حیات ہے۔

اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی بنیادی تعلیمات کو مستحکم فرمایا اور روایات جاہلیت کی مشرکانہ رسوم کے خاتمہ کا اعلان فرمایا، ان تمام محرمات کی حرمت کی توثیق فرمائی جو تمام ادیان میں حرام ہیں، یعنی دوسروں کا خون، مال، عزت کا احترام، عورتوں سے حسن سلوک، باہمی حقوق کی وصیت اور ''وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ'' کی تاکید فرمائی۔ جسے پڑھ کر اور سن کر یہ یقین تازہ ہوتا ہے کہ واقعی آپ صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین اور کافۃ للناس بشیرا و نذیرا ہیں۔

یہ ذی الحجہ ۱۰ ہجری کا واقعہ ہے کہ حضرت رسول امین ﷺ اپنے آخری حج کے موقع پر، حجاج کرام کے ہمراہ، میدان عرفات کے قریب مقام ''نمرہ'' پر پہنچے، اور خیمہ زن ہوئے، پھر جب دھوپ ڈھل گئی تو آپ ﷺ نے اپنی اونٹنی ''قصواء'' طلب فرمائی، اور کجاوہ نشیں ہو کر میدان عرفات کے متصل مقام ''عرنہ'' (۷) میں تشریف لائے، اور ناقہ قصواء پر ہی حاضرین سے خطاب فرمایا۔ (۸)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رسول اللہ ﷺ پر سورہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ، ایام تشریق کے وسط میں نازل ہوئی، اور آپ ﷺ نے جان لیا کہ اب دنیا سے رخصت ہونے کا وقت آگیا، پس آپ ﷺ نے اپنی اونٹنی قصواء کو طلب فرمایا، چنانچہ اس کو سواری کے لئے تیار کیا گیا، (آپ ﷺ اس پر سوار ہو کر مقام عرفہ میں تشریف لائے) جب لوگوں کا اجتماع ہو گیا تو آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا!

کنز العمال (۱) میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے دوران ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تھے اس حال میں کہ آپ ﷺ اپنی اونٹنی جدعاء (مقطوع الاذن) پر سوار تھے، پس آپ ﷺ نے دونوں پاؤں رکاب میں داخل فرمائے، تاکہ آپ ﷺ اونچے ہو جائیں اور لوگ بات سن سکیں، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، الا تسمعون ؟ کیا آپ تمام لوگ سن رہے ہو ور اپنی آواز کو بلند فرمایا اور ارشاد فرمایا! (۲)

"الحمد لِلّٰہ نحمدہ ونستعینہ و نستغفرہ ونتوب الیہ، ونعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھداللّٰہ فلا مضلّ لہ، ومن یضللہ فلا ھادی لہ، واشھد ان لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ، واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ،

أُوصیکم عباداللّٰہ بتقوی اللّٰہ، و أُحثکم علی طاعتہ و استفتح بالذی ھو خیر،

امّا بعد: ایّھاالنّاس! اسمعوا قولی تعیشوا أبین لکم فانی لا ادری لعلیّ لا ألقاکم بعد عامی ھذا فی موقفی ھذا أبداً،

ثم ذکر المسیح الدجال فاطنب فی ذکرہ، ثمّ قال! ما بعث اللّٰہ من نبی الا قدأنذرہ أُمّتہ، لقد انذرہ نوح امتہ والنبیون من بعدہ وانہ یخرج فیکم فما خفی علیکم من شانہ فلا یخفی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عليكم انه اعور عين اليمني، كانها عنبة طافية، ألا ماخفى عليكم من شأنه، فلا يخفين أن ربكم ليس بأعور، فلايخفين ان ربكم ليس بأعور،

ايهاالناس! اى يوم هذا؟ قالوايوم حرام، فقال فأىّ بلدهذا؟ قالو ابلد حرام، قال فأىّ شهر هذا؟ قالو اشهر حرام، قال : فان دماكم، و اموالكم و اعراضكم و ابشار كم و اولادكم حرام عليكم الى ان تلقوار بكم كحرمة يومكم هذا، فى شهر كم هذا، فى بلد كم هذا وانكم ستلقون ربكم فيسألكم عن اعمالكم، ألا هلا بلّغت؟ قال قالنا: نعم، قال : اللّهم اشهد،

فمن كانت عنده امانة فليؤد ها الي من ائتمنه عليها، الدين مقضى، والعارية موداة، والمنحة مردودة، والزّ عيم غارم، الا كلّ شئ من أمرالجا هلية موضوع تحت قدمي، وان كلّ ربا موضوع و لكم رؤس أموا الكم، لا تظلمون ولا تظلمون، قضى اللّه انه لا ربا، و ان اوّل رباً ابدأبه ربا عمي العباسؓ بن عبدالمطّلب، وان دماء الجاهلية موضوعة وانّ اوّل دم نبدأ به دم عامر بن ربيعة بن الحارث بن عبدالمطّلب، و كان مسترضعاً فى بنى ليث، فقتله هذيل.

الا ان مآثر الجاهلية وان كل دم ؤماء و مال يدعى به كانت فى الجاهلية فهو موضوعة تحت قدمى هاتين غير السّدانة والسّقاية، والعمد قودوشبه العمد ماقتل بالعصىٰ و الحجر وفيه مأة بعير، فمن زاد فهو من أهل الجاهليّة، الا هل بلّغت؟ اللّهم فاشهد.

يا معشرقريش: لا تجيوا بالدنيا تحملو نها على رقا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بكم ويجيء النّاس بالآخرة فانّي لا اغنى عنكم من الله شيئا،

يا معشر القريش! ان الله قد اذهب عنكم نخوة الجاهليّة و تعظمها بالآباء،

ايها النّاس ! ربّكم واحدو ان اباكم واحد، كلكم لآدم و آدم من تراب، (ثم تلا) يا ايّها النّاس انّا خلقنٰكم من ذكر وانثىٰ، وجعلنٰكم شعو باًوقبائل لتعارفوا، انّ اكرمكم عندالله اتقاكم، انّ الله عليم خبير، وليس لعربيّ فضل علىٰ عجميّ، ولا لعجميّ فضل على عربيّ، ولا أسود على احمر ولا أحمر على اسود إلا بالتقوى، الا هل بلّغت؟ اللّهم فاشهد، قالو انعم.

ايّها النّاس! فليس من الشّيطان ان يعبد فى أرضكم هذه ابداً، ولكنه قد رضى ان يّطاع فيما سوى ذالك ممّا تحقرون من اعمالكم فا حذ روه على دينكم،

ايّها النّاس! انما النّسئ زيادة فى الكفر يضل به الذين كفروا يحلونه عاماً و يحرّ مونه عاً ماليو اطؤا عدة ماحرم الله فيحلّوا ماحرّم الله و يحر مواما احل الله، كانو ايحلّون صفرعاماً، و يحرّمون المحرّم عاً مافذالك النسئ،

وانّ الزّمان قد استدار كهيئة يوم خلق الله السّمٰوٰت والأرض وانّ عدّة الشّهورعند الله اثنا عشر شهراً فى كتاب الله يوم خلق السّمٰوٰت والارض، منها اربعة حرم، ثلاثة متواليات، و واحد فرد: ذوالقعدة وذوالحجة، والمحرّم، و رجب الّذى بين جمادى و شعبان، ذالك الّدين القيمّ فلا تظلموا انفسكم، الا هل بلّغت؟ اللهم فاشهد،

ايّهاالنّاس ! ان النسا ئكم عليكم حقاً ولكم عليهن ان لّا يوطئن فرشكم غير كم تكرهونه ولا يد خلن احداً تكرهونه

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بيوتكم الا با ذنكم، ولا ياتين بفا حشة بينه، ولا يعصين فى معروف، فإن خفتم نشوزهن، فان الله قد اذن لكم ان تعظوهن، و تعضلومن تهجر و هن فى المضاجع و تضر بوهن ضرباً غير مبرح، نان انتهين، واطعنكم فعليكم رزقهنّ. وكسوتهنّ بالمعروف،

و انّما النساء عند كم عوان لا يملكن لاّ نفسهن شيئاً، وانكم انما اخذ تموهن باٌ مانة الله ، و استحللتم فروجهن بكلمات الله، فاتقوا الله فى النّساء، واستو صوا بهنّ خيرا.،

ارقّاء كم ارقّاء كم، اطعموهم مماً تأكلون، و اكسوهم مما تلبسون، وان جاء و ابذنب لا تريدون ان تغفروه، فبيعوا، عبادالله، ولا تعذّ بوهم، الا هل بلّغت؟ اللّهم فاشهد.

يا ايّهاالنّاس! اسمعوا، و اطيعوا وان اُمر عليكم عبد حبشىّ مجدّ ع اقام فيكم كتاب الله.

فا عقلوا ايّهآالنّاس! و اسمعوا قولى فإنى قد بلّغت، و قد تركت فيكم امراً بيناً ما ان اعتصمتم به، فلن تضلوا ابداً، كتاب الله و سنة نبيّة فا عملوابه،

ايّها النّاس! اسمعوا قولى فانى قد بلّغت و اعقلوه تعلمن ان كلّ مسلم أخوا المسلم و انّ المسلمين اخوة، فلا يحلّ لا مرى مال اخيه الا ما أعطاه عن طيب نفس منه، فلا تظلمن انفسكم، الأ لا يحلّ لا مرأة ان تعطى من مال زوجها شيئاً الّا باذنه، الا هل بلّغت؟ اللّهم فاشهد،

الا فلا ترجعّن بعدى كفاراً، يضرب بعضكم رقاب بعض، الا هل بلّغت؟ اللهم فاشهد،

ايّهاالنّاس ان الله قدادّىٰ الى كلّ ذى حقّ حقّه و انّ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الله قد قسّمَ لكلّ وارث نصيبه من الميراث، ولا يجوزلوارث وصية ولا يجوزفى أكثر من الثلث،

الا وانّ الولد للفراش وللعاهر الحجر وحسابهم على اللّٰه ،

الا ومن ادّعى الى غيرابيه اوتولىّ غير مواليه رغبة عنهم فعليه لعنة اللّٰه و الملآئكة والنّاس اجمعين، لا يقبل اللّٰه منه صرفاً ولا عدلاً،

ألا لا يجني جان الّا على نفسه ألا لا يجن جان على ولده ولا مولود على والده،

ايّها النّاس انّه لا نبىّ بعدى ولا أمة بعد كم (وفى مجمع الزوائد) الا كلّ نبىّ قد مضت دعوته الّا دعوتى فانى قد دخرتها عند ربى الىٰ يوم القيامة، فانّ الأ نبياء مكاثرون فلا تخزونى، فإنى حابس لكم على باب الحوض،

الا فا عبدوا ربكم، وصلّوا خمسكم، و صوموا شهر كم، و ادّوازكاة اموالكم طيبة بها انفسكم (وفى رواية) و تحجون بيت ربّكم، و اطيعوا ولاة امركم تدخلو اجنة ربكم،

قال! و أمرنا بالصّدقة فقال تصدّ قوافانى لا أدرى لعّلكم لا ترونى بعد عامى هذا،

روقت لأ هل اليمن يلملم ان يهلّوا منها و ذات عرق لأ هل العراق اوقال لأ هل المشرق،

اتبئكم من المسلم؟ المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده، انبئكم من المؤمن؟ المؤمن من أمنه المسلمون على انفسهم و اموالهم، انبئكم من المهاجر؟ المهاجر من هجر السّيئات ممّاحرمّ اللّٰه عليه، و المجاهد من جاهد نفسه فى طاعة اللّٰه،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

والمؤمن حرام على المؤمن كحرمة هذا اليوم لحمه عليه حرام ان يأ كله بالغيبة وأذاه عليه حرام أن يؤذيه، وعليه حرام أن يرفعه دفعةً تعنّية، يفتا به و عرض عليه حرام ان يخرفة، ورجهه عليه حرام ان يلطمه،

لا تالو على الله فإنه من تالّى على الله أكذبه الله .،

وانّى مسؤل و انكم مسؤلون، وانتم تسألون عنّى فما انتم قائلون؟ قالوا: نشهدانّك قد بلّغت، و اديت، و نصحت، فجزاك الله خيراً، قال الستم تشهدون ان لا الهٰ الّا الله وانّ محمّدا عبده و رسوله، وان جنّة حقّ، و ناره حقّ، و انّ الموت حقّ، و انّ الساعة آتية لا ريب فيها وانّ الله يبعث من في القبور، قالو الشهد بذلك، فقال باصبعه السّبابة يرفعها الى السّماء، و ينكثها الى النّاس اللّهم اشهد، ثلث مرّات،

ثمّ قال ايهاالنّاس انى فرطكم و انه و اردون على الحوض، حوض عرضه مابين بصرى و صنعاء فيه عد دالنجّوم قد حان من فضة، وانى سائلكم حين تردون علىّ عن الثّقلين فانظروا كيف تخلفونى، أيهما الثّقل الأ كبر كتاب الله سبب طرفه بيد الله، وطرف بايد يكم فتمسّكوا به لا تضلو اولا تبدلوا، و عترتى اهل بيتى و انّه قد نبانى اللّطيف الخبير انهما لن يفترقا حتى يرد اعلى الحوض،

انّ الصّدقة لا تحلّ لى ولا لأ هل بيتى اخذ و برة من كاهل ناقته فقال لا والله ولا مايساوى هذا و مايزن هذا،

وقال فليبلغ الشّاهدا لغالب فلعلّ بعض من يبلّغه انّ يكون ادعى له من بعض من سمعه، الا هل بلّغت،

والسّلام عليكم ورحمة الله ،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وعن الشعبی قال! نزلت علی النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم "اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ، وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِی، وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِ سْلَامَ دِیْناً"، قال نزلت و ھو واقف بعرفہ حین وقف موقف ابراھیم، و اضمحل الشرک، وھدمت منا ر الجاھلیۃ، ولم یطف بالبیت عریان (۱)

ترجمہ: تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے، ہم اس کی حمد وثنا کرتے ہیں، اور اسی سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں اور اسی کی جانب میں ہم توبہ کرتے ہیں، اور ہم اپنی نفس کی شرارتوں اور اعمال کی برائیوں سے اللہ جل شانہ، کی پناہ چاہتے ہیں، جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت عطا کرے اس کو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا، اور جس کو وہ گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت نہیں کرسکتا، اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اللہ کے بندو! میں تم کو وصیت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی اور تمہیں آمادہ کرتا ہوں اس کی اطاعت پر اور میں بہتر بات (حمد وثنا) سے اپنے کلام کا افتتاح کرتا ہوں۔

(حمد وستائش کے بعد) لوگو! میری بات سنو تمہیں زندگی ملیگی، میں (آج) تم لوگوں سے صاف صاف باتیں کروں گا، اس لئے کہ میں سمجھتا ہوں کہ میں اور آپ لوگ میرے اس سال کے بعد میرے اس مقام پر آئندہ کبھی باہم جمع نہ ہوسکیں گے (یعنی میرا وصال ہوجائے گا)۔

پھر آپ ﷺ نے مسیح دجال کا طویل ذکر فرمایا، اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو مبعوث فرمایا، اس نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا، چنانچہ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا، اسی طرح ان کے بعد آنے والے تمام انبیاء علیہم السلام نے اپنی امت کو اس سے خوف دلایا، بلاشبہ وہ تمہارے درمیان نکلے گا، پس تم پر اس کی کوئی حالت مخفی نہ رہے (اس کے بعد دو مرتبہ تاکیداً فرمایا)، پس پوشیدہ نہ رہے تم پر یہ بات کہ وہ دائیں آنکھ سے کانا ہوگا، گویا کہ وہ آنکھ گردش کرنے والا انگور کا دانہ ہے خبردار! تم پر اس کی کوئی حالت مخفی نہ رہے کہ تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لوگو! آج کونسا دن ہے؟ تمام حاضرین نے جواب دیا یوم محترم، پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ کونسا شہر ہے؟ سب نے کہا بلد محترم، اس کے بعد آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ کونسا مہینہ ہے؟ سب نے کہا کہ یہ ماہ محترم ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تمہارے خون اور تمہارے مال، تمہاری عزتیں، تمہارے ابدان اور تمہاری اولاد باہم ایک دوسرے کے لئے محترم ہیں یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جاملو اسی طرح جیسے تمہارا آج کا دن تمہارے اس مہینے میں تمہارے اس شہر میں واجب الاحترام ہے بلاشبہ تم عنقریب اپنے رب سے جاملو گے پھر وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں باز پرس کرے گا سنو! میں نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا (راوی کہتے ہیں کہ) ہم نے جواباً عرض کیا، ہاں پہنچا دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ گواہ رہ۔

جس شخص کے پاس کسی کی کوئی امانت ہو اسے چاہئے کہ اس کی امانت ادا کرے، قرض ادا کیا جائے، عاریتاً لی ہوئی چیز واپس کی جائے، دودھ کے لئے ھدیہ کی ہوئی اونٹنی دودھ سے استفادہ کے بعد واپس لوٹائی جائے، اور ضامن ضمانت کا ذمہ دار ہے۔

خبردار! تمام امورِ جاہلیت میرے ان قدموں کے نیچے پامال ہیں، اور ہر سودی معاملہ کالعدم ہے، اور تمہیں اپنی اصل پونجی لینے کا حق ہے نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ تم پر کوئی ظلم کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرما دیا ہے کہ سودی معاملہ کی کوئی حیثیت نہیں ہے، اور جو سود میرے چچا حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب کا وصول طلب ہے سب سے پہلے میں وہ تمام کا تمام ختم کرتا ہوں، اور عہدِ جاہلیت کے خون بہا ساقط ہیں اور جو قصاص جاہلیت اپنے خاندان کا وصول طلب ہے، یعنی ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کا خون بہا، سب سے پہلے میں ان سے دستبردار ہوتا ہوں (ان کے خون کا انتقام نہیں لیا جائے گا) جو کہ قبیلہ بنولیث میں زیر پرورش تھے، کہ قبیلہ ھذیل کے آدمیوں نے ان کو قتل کر دیا۔

اور تمام آثار جاہلیت، خون بہا، پانی اور کسی کی طرف مال کا جھوٹا دعویٰ سب میرے ان دونوں قدموں کے نیچے پامال ہیں، البتہ بیت اللہ شریف کی تولیت اور حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کا منصب برقرار رہے گا، اور قتل عمد پر قصاص ہے اور شبہ عمد جو لاٹھی یا پتھر سے قتل کیا جائے، اس میں سو اونٹ کی دیت ہے پس جس نے تعدی کی وہ اہل جاہلیت میں سے ہے، سنو! کیا میں نے پیغام الٰہی پہنچا دیا؟ اے اللہ گواہ رہ۔

اے جماعت قریش! یہ نہ ہو کہ (قیامت میں) تم دنیا کا بوجھ اپنی گردنوں پر اٹھا کر لاؤ اور لوگ (سامان) آخرت لے کر آئیں میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہارے کچھ کام نہ آسکوں گا۔

اے قریشیو! اللہ تعالیٰ نے تم کو جاہلیت کی نخوت اور غرورِ نسب سے پاک کر دیا ہے۔

لوگو! رب ایک ہے اور تمہارا باپ ایک ہے سب کے سب آدم علیہ السلام (کی اولاد ہو) اور آدم علیہ السلام کو مٹی سے (پیدا کیا گیا ہے) (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی) اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت (آدمؑ و حواؑ) سے پیدا کیا ہے اور تمہیں مختلف قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچانو، اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے زیادہ باعزت شخص وہ ہے جو سب سے زیادہ خداترس ہے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑا دانا اور بڑا باخبر ہے، نہ کسی عربی کو عجمی پر برتری حاصل ہے اور کوئی عجمی کسی عربی پر فضیلت رکھتا ہے، نہ سیاہ فام سرخ فام پر فوقیت رکھتا ہے نہ سرخ فام سیاہ فام پر، فضیلت و برتری کا معیار صرف تقویٰ پر ہے، کیا میں نے پیغام الٰہی پہنچا دیا، اے اللہ تو گواہ رہ، حاضرین نے جواب دیا، ہاں۔

لوگو! حقیقت یہ ہے کہ شیطان قطعی مایوس ہو چکا ہے اس بات سے کہ کبھی اس کی تمہاری اس سرزمین عرب میں پرستش کی جائے لیکن وہ اس بات پر راضی ہے کہ عبادت کے سوا دوسرے ان اعمال میں اس کی اطاعت کی جائے جن کو تم (گناہ کے اعتبار سے) معمولی خیال کرتے ہو، اپنے دین کے معاملہ میں اس سے چوکنا رہو۔

لوگو! امن کے مہینہ کو ہٹا کر آگے پیچھے کر دینا کفر میں اضافہ کرتا ہے اس سے کافر گمراہی میں پڑے رہتے ہیں کہ ایک سال تو اس (مہینے) کو حلال سمجھ لیتے ہیں اور دوسرے سال حرام، تا کہ ادب کے مہینوں کی جو تعداد ہیں گنتی پوری کر لیں، پس اس طرح جسے اللہ نے حرام کیا ہے اس کو حلال کرتے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہیں اور جسے اللہ نے حلال کیا ہے اسے حرام کر لیتے ہیں (چنانچہ) وہ ایک سال ماہ صفر کو حلال کر لیتے ہیں (اور دوسرے سال حرام) اور ماہ محرم کو ایک سال حرام سمجھتے ہیں (اور دوسرے سال حلال)۔

زمانہ چکر کاٹ کر اسی ہیئت پر آ گیا ہے جس ہیئت پر کہ اسے اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کی تخلیق کے دن بنایا تھا، اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک مہینوں کے تعداد بارہ ہے (جن کا ذکر) کتاب اللہ میں ہے، آسمان وزمین کی پیدائش کے وقت سے، ان میں سے چار مہینے محترم ہیں تین یکے بعد دیگرے ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم ہیں، اور ایک الگ رجب ہے جو جمادی الثانی اور شعبان کے درمیان میں ہے، دین قیّم ہے، پس آپس میں ایک دوسرے پر ظلم مت کرو، سنو کیا میں نے پیغام پہنچادیا؟ اے اللہ گواہ رہ۔

اے لوگو! تمہارے بیویوں کا تمہارے ذمہ حق ہے اور تمہارا ان پر حق ہے، تمہارا حق ان پر یہ ہے کہ وہ تمہارا فرش تمہارے غیر سے نہ رندوائیں (بالخصوص جن کو تم برا سمجھتے ہو یہ قید اضافی ہے) اور کسی ایسے شخص کو تمہارے گھر میں داخل نہ ہونے دیں، جس کو تم ناگوار سمجھتے ہو، الا یہ کہ تمہاری اجازت ہو، اور وہ کوئی کھلی بے حیائی کی بات نہ کریں اور کسی امر خیر میں نافرمانی نہ کریں، پس اگر تمہیں ان کی طرف سے سرکشی کا خوف ہو تو اللہ رب العزت کی طرف سے تمہیں اجازت ہے کہ ان کو نصیحت کرو، اور مجبور کرو، اور ان کی خوابگاہوں سے علیحدگی اختیار کرلو، اور انہیں مارو، ایسی مار جو شدید نہ ہو، کہ جس سے نشان پڑ جائے، پھر اگر وہ (کسی مرحلہ میں) باز آجائیں اور تمہاری اطاعت کرنے لگیں، تو وہ شرعی قاعدہ کے مطابق نان ونفقہ کی حقدار ہیں۔

بلاشبہ عورتیں تمہارے پاس مقید ہیں کہ وہ اپنی ذات کے لئے کسی چیز پر قادر نہیں، (یعنی محکوم ہیں) اور بلاشبہ تم نے ان کو بامان اللہ حاصل کیا ہے (یعنی حق تعالیٰ کا ان سے عہد امان ہے) اور ان کو اپنے اوپر اللہ کے کلمات (احکام) کے ساتھ حلال کیا ہے۔ لہذا خواتین کے باب میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اور ان کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت قبول کرو (یعنی ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو)۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دو مرتبہ تاکیداً ارشاد فرمایا) اپنے غلاموں سے اچھا سلوک کرو، ان کو وہی کھلاؤ جو تم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کھاتے ہو، اور وہی پہناؤ جو تم پہنتے ہو، اگر وہ ایسا گناہ کر بیٹھیں، جسے تم معاف کرنا نہیں چاہتے تو اللہ کے بندو! انہیں فروخت کر دو، اور ان کو عذاب نہ دو، سنو کیا میں نے پیغام الٰہی پہنچا دیا؟ اے اللہ گواہ رہ۔

لوگو! اپنے امیر کی بات سنو، اور اس کی اطاعت کرو، اگرچہ تم پر کسی حبشی غلام کو جو مقطوع الانف ہو امیر بنا دیا جائے، جبکہ وہ تمہارے معاملات میں کتاب اللہ کو نافذ کرے۔

سمجھ سے کام لو، لوگو! اور میری بات سنو میں نے تم لوگوں تک حق تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا، اور میں تمہارے درمیان روشن چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر تم نے اس کو مضبوطی سے پکڑ لیا تو کبھی گمراہ نہ ہو گے، یعنی کتاب اللہ اور اس کے نبی ﷺ کی سنت پس تم اس پر عمل پیرا رہو۔

لوگو! بات سنو بلا شبہ میں نے پیغام رسانی کا فرض ادا کر دیا۔ اسے سمجھو تا کہ تم جان لو، کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور تمام مسلمان باہم بھائی بھائی ہیں، کسی شخص کے لئے اپنے بھائی کا مال حلال نہیں ہے الا یہ کہ وہ خوش دلی سے اس کو کچھ دیدے، خبردار! کسی عورت کے لئے یہ روا نہیں ہے کہ وہ اپنے شوہر کے مال میں سے اس کی اجازت کے بغیر کسی کو کچھ دیدے، سنو! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ اے اللہ گواہ رہ۔

خبردار! میرے بعد کفر کی طرف نہ پلٹ جانا، اس طرح کہ تم میں سے بعض مسلمان بعض دوسرے مسلمانوں کی گردن کاٹنے لگیں، سنو کیا میں نے لوگوں تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا نہیں دیا؟ اے اللہ گواہ رہ۔

اے بنی آدم! اللہ جل شانہ نے ہر حقدار کا حق رکھا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے ہر وارث کے لئے میراث کا حصہ مقرر فرمایا ہے اب کسی وارث کے لئے کوئی وصیت نہیں (یعنی اب کوئی شخص اپنے وارث کے لئے میراث کے معاملہ میں کوئی وصیت نہ کرے، ورثاء کو ان کے مقررہ حصہ شرعی کے مطابق حصہ ملے گا) اور (کسی شخص کے لئے کسی غیر وارث کے حق میں) اپنے تہائی مال کی مقدار سے زائد کی وصیت جائز نہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خبردار! بچہ اس شخص کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا، اور زانی کے لئے پتھر ہیں اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

سنو! جس نے نفرت کے باعث اپنے باپ کے علاوہ کسی اور شخص کی جانب خود کو منسوب کیا (یعنی قومی نسبت تبدیل کی) یا کسی غلام نے اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کو اپنا آقا بنایا، اس پر خدائے تعالیٰ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے، اللہ تعالیٰ اس سے کوئی فدیہ قبول نہیں فرمائیں گے۔

غور سے سنو! کوئی مجرم جرم نہیں کرتا مگر اس کی ذمہ داری اپنی ذات پر ہے، خبردار! مجرم کوئی ایسا جرم نہیں کرتا ہے کہ جس کی ذمہ داری اس کے بیٹے پر ہو اور نہ کوئی بیٹا جرم کرتا ہے جس کی ذمہ داری اس کے والد پر ہو۔

لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور نہ تمہارے بعد کوئی امت وجود میں آئے گی، سنو! بلا شبہ میری دعوت کے سوا ہر نبی کی دعوت ختم ہو چکی کہ میں نے اس کو اپنے پروردگار کے پاس قیامت تک کے لئے جمع فرما دیا ہے (یعنی اب کسی اور کو عطا نہ ہوگی) یہ حقیقت ہے کہ انبیاء علیہم السلام (قیامت کے دن) کثرتِ تعداد پر فخر کریں گے، پس تم مجھ کو (اپنی بد اعمالی سے) رسوا مت کرنا، میں حوضِ کوثر کے دروازے پر تمہارے انتظار میں رہوں گا۔

سنو! اپنے رب کی عبادت کرو، نماز پنج گانہ ادا کرو، ماہِ رمضان کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکوٰۃ خوش دِلی کے ساتھ ادا کرو، (اور ایک روایت میں ہے) اور اپنے پروردگار کے گھر کا حج کرو، اور سربراہوں کی اطاعت کرو، اور اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

راوی نے فرمایا کہ (اسی خطبہ میں) آپ ﷺ نے ہم کو صدقہ کا حکم فرمایا، پس آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا صدقہ کرو اس لئے کہ.........شاید تم مجھ کو میرے اس سال کے بعد.......نہ دیکھ سکو (میرے ہی سامنے صدقہ کر دو تاکہ میں تمہارا گواہ بن جاؤں)۔

اور آپ ﷺ نے اہل یمن کے لئے یلملم کو میقات مقرر فرمایا، کہ وہ اس مقام سے احرام باندھ کر تلبیہ پڑھ کر چلیں، اور اہل عراق کے لئے ذات عرق کو میقات قرار دیا، یا اہل مشرق کے لئے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

،(راوی کو اچھی طرح یاد نہیں رہا کہ آپ ﷺ نے اہلِ عراق فرمایا یا اہلِ مشرق)۔

میں تم کو آگاہ کرتا ہوں، مسلمان کون ہے؟ مسلمان وہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے لوگ محفوظ رہیں، میں تم کو خبر دیتا ہوں مومن کون ہے؟ مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جان و مال کے باب میں مامون رہیں، اور میں تم کو بتاتا ہوں مہاجر کون ہے؟ مہاجر وہ ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اپنے نفس سے جہاد کیا۔

اور مومن کی ذات (جان و مال) مومن پر حرام ہے جیسے اس دن کی حرمت، اس پر اس کا گوشت حرام ہے کہ وہ جسے غیبت کے ذریعہ کھاتا ہے، اور مومن کی عزت اس پر حرام ہے کہ وہ اس کو خراب کرے، اور مومن کا چہرہ اس پر حرام ہے کہ وہ اس کو طمانچہ مارے، اور مومن کی ایذا، اس پر حرام ہے کہ وہ اس کو ایذا دے، اور حرام ہے اس پر کہ وہ مومن کو تکلیف رسانی کے لئے اس کو دھکا دے۔ اللہ تعالیٰ کے ذمہ ڈال کر قسمیں نہ کھاؤ (مثلاً یہ کہ قسم ہے اللہ کی وہ ضرور فلاں کام کرے گا) اس لئے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے ذمہ قسم کھائی اللہ تعالیٰ اس کا جھوٹ ظاہر کر دے گا۔

اور حق تعالیٰ کے حضور مجھ سے بھی باز پرس ہوگی اور تم سے بھی اور تم سے میرے (پیغام رسانی کے) بارے میں سوال کیا جائے گا، بتاؤ کیا جواب دوگے؟ سامعین نے عرض کیا ہم گواہی دیں گے، کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام اور اس کے احکام پہنچا دیئے، اور تبلیغ کا (رسالت کا) حق ادا کر دیا۔ اور نصیحت و خیر خواہی کی تکمیل فرما دی، پس آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا کرے (پھر) سوال فرمایا: کیا تم اس بات کے گواہ نہیں ہو؟ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور یہ کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ جنت برحق ہے اور جہنم برحق ہے، اور موت برحق ہے اور یہ کہ قیامت آنے والی ہے جس میں کوئی شبہ نہیں، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اہل قبور کو زندہ کرے گا، حاضرین نے جواب دیا کہ ہاں ہم ان باتوں کے گواہ ہیں، اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنی انگشت شہادت آسمان کی طرف اٹھاتے ہوئے اور لوگوں کے مجمع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ ارشاد فرمایا، اے اللہ تو گواہ رہ، اے اللہ تو گواہ رہ، اے اللہ تو گواہ رہ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بعد ازاں ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں حوضِ کوثر پر تم سے پہلے پہنچنے والا ہوں اور تم بھی اس حوض پر پہنچو گے، وہ ایسا حوض ہے کہ اس کی وسعت بصرہ سے مقام صنعاء کے مابین مسافت کے برابر ہے، اس پر ستاروں کی مقدار کے برابر چاندی کے گلاس ہیں، اور جس وقت تم حوضِ کوثر پر آؤ گے تو میں ثقلین (کتاب وسنت) کے متعلق تم سے سوال کروں گا، پس سوچ لو کہ تم ان دونوں کے باب میں کیسی جانشینی کرو گے، ثقلِ اکبر، کتاب اللہ ہے اور اس کے ایک کنارہ کا سرشتہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور ایک کنارہ تمہارے ہاتھ میں ہے، پس اس کو مضبوطی سے تھامے رکھو، راہِ راست سے نہ ہٹو، اور نہ اس کو تبدیل کرو، اور میرے عترت میرے اہل بیت ہیں اور خدائے لطیف وخبیر نے مجھے آگاہ فرمادیا ہے کہ وہ دونوں (کتاب وعترت) کبھی جدا نہ ہوں گے، یہاں تک کہ وہ حوض کوثر پر وارد ہوں۔

بلاشبہ صدقہ و (زکوٰۃ) نہ میرے لئے حلال اور نہ میرے اہل بیت کے لئے (اور بطور مثال وتاکید) آپ ﷺ نے اپنی اونٹنی کی گردن کے متصل پیٹھ سے ایک بال پکڑا اور فرمایا قسم ہے اللہ تعالیٰ کہ اس بال کے برابر ہم وزن زکوٰۃ بھی ان کے لئے جائز نہیں۔

اور ارشاد فرمایا! کہ جو اس وقت موجود ہے وہ میرا پیغام ان تک پہنچادے جو موجود نہیں ہے ممکن ہے وہ شخص جسے بات پہنچائی جائے وہ بات کو سننے والے سے زیادہ محفوظ رکھنے والا ہو، سنو! کیا میں نے خدائے تعالیٰ کا پیغام پہنچا نہیں دیا؟

تم پر سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔

حضرت شعبی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ پر اس وقت آپ ﷺ کے اسی قیام عرفہ کے دوران یہ آیت نازل ہوئی۔

"اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا"

(آج میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کا اتمام کر دیا اور تمہارے لئے بطور طریق زندگی اسلام سے راضی ہو گیا)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس وقت عالم یہ تھا کہ شرک مضمحل ہو چکا تھا، اور کسی شخص نے (زمانہ جاہلیت کی روش پر) پر کعبۃ اللہ کا برہنہ ہو کر طواف نہیں کیا۔

حواشی و حوالہ جات

۱۔ محمد ادریس کاندھلویؒ / سیرت المصطفیٰؐ مکتبہ عثمانیہ لاہور ۱۹۹۲ء، (جلد دوم) ص ۲۳۸۔

☆ غالباً رسول ﷺ کے اس سال خود حج نہ کرنے کی خاص حکمت یہ تھی کہ آپ ﷺ چاہتے تھے کہ آپ ﷺ کا حج ایسا مثالی حج ہو جس میں کوئی ایک آدمی بھی کفر و شرک اور جاہلیت کے طور طریقوں سے حج کو مکدر کرنے والا نہ ہو بلکہ از اول تا آخر بس نور ہی نور اور خیر ہی خیر ہو اور آپ کی دعوت و ہدایت اور تعلیم و تربیت کے نتائج کا صحیح آئینہ ہو۔ اس طرح گویا ۹ھ کا یہ حج جو صدیق اکبرؓ کی امارت میں ادا ہوا اگلے سال ہونے والے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا پیش خیمہ اور اس سلسلہ ہی کا ایک قدم تھا۔ (محمد منظور نعمانی / معارف الحدیث دار الاشاعت، کراچی، ۱۹۷۳ء، ۲۱۱/۴)

۲۔ ایضاً ۲۳۸/۲۔

۳۔ محمد زکریا کاندھلوی (شیخ الحدیث) / حجۃ الوداع و عمرات النبیؐ مطبوعہ معہد الخلیل الاسلامی کراچی، ص ۱۴۷۔ نیز دیکھئے! محمد ادریس کاندھلوی / سیرت المصطفیٰ ۲/۲۴۰

۴۔ محمد ادریس کاندھلوی / سیرت المصطفیٰ ۲/۲۳۸۔

۵۔ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی / بذل القوۃ فی حوادث سنی النبوۃ ص ۲۷۸، سندھی ادبی بورڈ حیدر آباد۔

۶۔ ایضاً ص ۲۷۸۔

۷۔ ابن قیم الجوزی / زاد المعاد فی ھدی خیر العباد ۳/۳۰۔

۸۔ مسلم، ابن الحجاج القشیری / صحیح مسلم ۳۹۴/۔

۹۔ علی متقی الہندی۔ کنز العمال فی سنن الاقوال حیدر آباد دکن مجلس دائرۃ المعارف ۱۹۵۴ء ج/۵/ص/۱۶۶

۱۰۔ صباء دانش، خطبہ حجۃ الوداع، صدیقی ٹرسٹ کراچی

© rasailojaraid.com